چھ گنہگار خواتین سے متعلق سبق آموز انداز میں تحریر

6 گنہگار خواتین

مرتب: مولانا محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

باہتمام: حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی

ناشر:

429946-4943368

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کوشش کو اس شخصیت کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی کاوشوں سے ہزاروں راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو آپ کی صحبت فیض نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّتِ مبارکہ کا آئینہ دار بنادیا میری اس سے مراد پیرطریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام، حضرت علامہ ومولانا محمد الیاس قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغ دِین کے صدقے اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے......آمین

محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

تقریظ

استاذ العلماء مجاہد ملت ومسلک اہل سنّت حضرت علامہ ومولانا مفتی عبدالحلیم صدیقی ہزاروں دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم غوثیہ سبزی منڈی کراچی نمبر۵ فون نمبر4921751

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبک الکریم الامین

امابعد! مذکورہ کتابچہ جس کا نام **چھ گناہ گار خواتین** ہے۔خاص خاص مقامات سے مطالعہ کیا ہے۔رسالہ ہذا میں جن مثالوں اور واقعات کو درج کیا گیا ہے وہ اصلاح عمل میں نہایت مددگار ثابت ہوں گے۔اس قسم کے اقوال و واقعات جو کہ تخویف وترہیب وترغیب دلانے والے ہوں۔ان سے عمل میں پختگی اور دُرستگی کا راز ہوتا ہے۔

محترم جناب! مولانا محمد قاسم صاحب نے اس کتابچہ کی تالیف میں بڑی کوشش فرمائی ہے۔مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مولف کو اس عمل خیر کی بہتر جزاء عنایت فرمائے اور عامۃ المسلمین کو اس کتابچہ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے......آمین

بجاہ خاتم النبیین و المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حررہ

احقر العباد عبدالحلیم راجی رحمۃ رب الرحیم

دارالعلوم غوثیہ کراتشی پاکستان

بدھ ۶ جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجریہ

بابت ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء

تقریظ

حضرت علامہ و مولانا قاری حافظ حکیم شاہ صاحب صابری دامت برکاتہم العالیہ ...... فاضل دار العلوم امجدیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمدللہ و حدہ و الصلوٰۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ و لا کتاب بعدہ و لا ا متہ بعد ہ

امابعد! مکرمی و محترمی جناب مولانا محمد قاسم قادری ہزاروی صاحب کا مرتب رسالہ **چھ گناہ گار خواتین** کا مطالعہ کیا ہے۔ مولف موصوف نے بڑی محنت کر کے موجودہ دَور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بہترین اور آسان انداز میں اصلاح عمل کے طور پر پیش کیا ہے اور جو اقوال اور واقعات نقل کئے ہیں ان سے قارئین کرام کو کافی فوائد ملیں گے۔ اس پرفتن دور میں اس قسم کے واقعات و حالات کو پیش کرنا تا کہ عامۃ الناس استفادہ کریں۔ وقت کی اشد ضرورت ہے۔

رب لم یزل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صَدْ قہ سے مولف کی کاوشوں کو قبول فرما کر اجر عطا فرمائے اور تمام مسلمین و مسلمات کو اس رسالہ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے ......آمین

یا رب العالمین بجاہ رحمۃً للعالمین

محرر سطور

بندہ نواز غفور

محمد حکیم شاہ صابری غفرلہٗ، خطیب و امام جامع مسجد حنفیہ

مجاہدین ٹی اینڈ ٹی کالونی سبزی منڈی نمبر ا

اتوار ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ من ہجرۃ النبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۹ء

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِظہارِ غم

اس حدیث کو حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الکبائر میں نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہے۔ جب میں نے آپ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

میرے ماں باپ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا، 'میں نے شبِ معراج میں اپنی اُمّت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا ہے اور ان کو جو عذاب ہو رہا ہے، وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصوُّر سے مجھے رونا آرہا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت پر رحمت

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی اُمت سے پیار تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر وَقت اپنی امت کی ہی فکر لگی رہتی ہے کیونکہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے کہ......

و ما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین ٥

ترجمہ : اے میرے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں پر 'کے لئے' رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت سے اس قدر محبت کہ جب دُنیا میں تشریف لائے ہیں تو اپنی امت کی مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں اور جب اس دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو اس وقت بھی اپنی امت کی مغفرت کیلئے ہی دعائیں مانگتے ہیں۔ اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی غور کرو کہ اتنے شفقت والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اور فرنگی تہذیب کو اپنا لیا ہے۔ ہم قِیامت کے دِن اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں کس قدر یاد رکھیں اور ہماری کتنی فکر کریں اور ہماری مغفرت کیلئے دعائیں مانگیں اور ہم اس شفیق آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکموں کو چھوڑ کر اپنے بے وفا ہونے کا ثبوت دیں!

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنی اُمت کی عورتوں کو جب خطرناک عذاب میں دیکھا تو اس کی وجہ سے ہی مجھے رونا آرہا تھا۔

چھ طریقوں کے عذاب

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جہنم (دوزخ) کے اندر عورتوں کو کس کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا......

۱...... میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذَرِیعے جہنم میں (اندر) لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے۔

ایک تو خود جہنم کے اندر ہونا بذات خود کتنا ہولناک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے...... آمین ثم آمین۔ اور پھر بالوں کے بل لٹکنا یہ انتہائی تکلیف دہ سزا ہے اور پھر دماغ کا پکنا یہ تیسری سزا ہے۔

۲...... میں نے دوسری عورت کو جہنم (دوزخ) میں اس طرح دیکھا کہ وہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے۔

۳...... تیسری عورت کو میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں (پیر) سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔

٤...... چوتھی عورت کو میں نے اس طرح دیکھا کہ وہ چھاتیوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔

٥...... پانچویں عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کے چہرہ کی طرح اور اس کا باقی جسم گدھے کی طرح ہے مگر حقیقت میں عورت ہے اور سانپ اور بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔

٦...... چھٹی عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتّے کی شکل میں ہے اور اس کے منہ کے راستے سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی ہے اور پاخانہ کے راستے سے آگ نکل رہی ہے اور عذاب دینے والے فرِشتے جہنم کے گرز سے اس کو مار رہے ہیں۔

اس طرح چھ عورتوں کو ہونے والے عذاب کی تفصیل حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔

پہلی عورت کے عذاب کا سبب 'بے پردگی'

اس کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ 'ابا جان! ان عورتوں پر یہ عذاب ان کے کون سے اعمال کی وجہ سے ہو رہا تھا؟ اس کے جواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 'جس عورت کو میں نے سر کے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکا ہوا دیکھا اور جس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا تھا اس کو یہ عذاب گھر سے ننگے سر جانے کی وجہ سے ہو رہا تھا وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے بال نہیں چھپاتی تھی۔

اے میری پیاری اسلامی بہنوں! آپ نے پڑھا اور سنا بھی ہے کہ گھر سے باہر ننگے سر گھومنے والی عورتوں کو کتنا دردناک اور ہولناک عذاب ہو رہا تھا۔ اس میں ان اسلامی بہنوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے، جو اسلامی بہنیں بے پردہ گھومتی ہیں اور پھر غیر مردوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہاری طرف ایک لباس اتارا ہے جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے گا اور وہ کہ تمہای آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے۔ (پ۸، ع۱۰) اس کے علاوہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث مبارکہ پردہ کے احکام پر موجود ہیں جیسا کہ فرمان نبوی ہے، عورت چھپانے کے لائق ہے۔ جب وہ بے پردہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

جنّت کی خوشبو سے کون محروم!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں میں دو گروہ ہیں۔ ان میں سے ایک ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنتی ہیں مگر حقیقت میں وہ ننگی ہیں یعنی اس قدر باریک اور ایسی لاپرواہی سے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ ان کا بدن چمکتا ہے اور کہیں سے کھلا ہوتا ہے اور کہیں سے چھپا ہوا۔ خود بھی دوسرے مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں (یعنی بناؤ سنگھار کر کے دوسرے مردوں کا دِل بہلاتی ہیں، یا سر سے دوپٹہ اُتار لیتی ہیں اور مٹک مٹک کر چلتی ہیں تا کہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں) ایسی عورتیں ہرگز ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور جنّت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دُور دور سے آتی ہے! (حوالہ از مشکوۃ شریف)

ستر اور پردہ

ردالمختار، عالمگیری اور بہارِ شریعت جو کہ فقہ حنفی کی مستند کتب ہیں نماز کے احکام میں 'سترِ عورت' کا بیان یوں کہا کہ عورتوں کیلئے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت (پردہ) ہے۔

نماز کے لئے اگرچہ عورت تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو۔ سوائے ان پانچ اعضاء کے باقی تمام بدن چھپانا فرض ہے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے اگر کوئی عضو چوتھائی کھل گیا ہے اور فوراً نہ چھپایا تو نماز نہ ہوئی۔ یہ تھا ستر کا نماز میں حکم!

اب پردے کا حکم یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک پورا جسم چھپانا ضروری ہے جس کو نامحرم مردوں سے چھپانا گھر میں اور گھر سے باہر بھی ضروری ہے۔

عذاب قبر کا عبرت ناک واقعہ

ایک شخص قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس نے کسی قبر سے یہ آواز سنی کہ مجھے باہر نکالو، میں تو زِندہ ہوں۔ جب اس نے ایک دومرتبہ آواز سنی تو اس نے یہ سمجھا کہ یہ تو میرا وہم اور خیال ہے کوئی آواز وغیرہ نہیں آ رہی، لیکن جب اس نے مسلسل یہ آواز سنی تو اس کو یقین ہونے لگا۔ چنانچہ قریب میں ایک بستی تھی وہ شخص اس میں آیا، لوگوں کو اس آواز کے بارے میں بتا کر کہا کہ تم بھی چلو اور اس آواز کو سنو۔ چنانچہ کچھ لوگ اس کے ساتھ آئے اور انہوں نے بھی یہی آواز سنی اور سب نے یقین کرلیا کہ واقعی یہ آواز قبر میں سے ہی آ رہی ہے۔ اب یقین ہونے کے بعد لوگوں کو مسئلہ پوچھنے کی فکر ہوئی کہ پہلے علماء سے یہ مسئلہ معلوم کرو کہ قبر کھولنا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ وہ لوگ محلے کی مسجد کے امام صاحب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اس طرح سے قبر سے آواز آ رہی ہے اور میّت یہ کہہ رہی ہے کہ مجھے قبر سے نکالو، میں زِندہ ہوں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہیں اسکے زندہ ہونے کا یقین ہو گیا ہے تو پھر قبر کو کھول لو اور اس کو باہر نکال لو۔ چنانچہ یہ لوگ ہمّت کر کے قبرستان گئے اور جا کر قبر کھولی۔ اب جونہی تختہ ہٹایا تو دیکھا کہ اندر ایک عورت ننگی بیٹھی ہوئی ہے اور اسکا کفن گل چکا ہے اور وہ عورت کہہ رہی ہے کہ جلدی سے میرے گھر سے میرے کپڑے لاؤ۔ میں کپڑے پہن کر باہر نکلوں گی۔ چنانچہ یہ لوگ فوراً دوڑ کر اس عورت کے گھر گئے اور اس کے گھر والوں کو یہ واقعہ سنایا اور اسکے کپڑے چادر وغیرہ لے آئے اور لا کر قبر کے اندر پھینک دیئے اس عورت نے ان کپڑوں کو پہنا اور چادر اپنے اوپر ڈالی اور پھر تیزی سے بجلی کی طرح سے اپنی قبر سے نکلی اور دوڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف بھاگی اور اپنے گھر جا کر ایک کمرے میں جا کر چھپ کر اندر سے کنڈی لگالی اب جو لوگ قبرستان سے آئے تھے دوڑ کر اس کے گھر پہنچے اور اب انہیں وہاں جا کر یہ معلوم ہوا کہ اس نے کمرے کے اندر سے کنڈی لگالی ہے۔ ان لوگوں نے دستک دی کہ کنڈی کھولو۔ اندر سے عورت نے جواب دیا کہ میں کنڈی تو کھول دوں گی لیکن کمرے کے اندر وہ شخص داخل ہو کہ جس کے اندر مجھے دیکھنے کی تاب ہو کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ ہر آدمی مجھے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا کوئی دِل گردے والا شخص اندر آئے اور آ کر میری حالت دیکھے۔

اب سب لوگ اندر جانے سے ڈر رہے تھے مگر دو چار آدمی جو مضبوط دِل والے تھے انہوں نے کہا کہ تم کنڈی کھولو ہم اندر آئیں گے چنانچہ اس نے کنڈی کھول دی اور یہ اندر چلے گئے......

یہ واقعہ جو بیان ہوا گلگت میں پیش آیا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ شک پیدا ہو کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے کہ ان اللّٰہ علیٰ کل شی قدیر ’’بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔‘‘ (پ-۱، آیت:۲۰)

تو جب اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے تو اس کیلئے یہ کوئی مشکل بات نہیں بلکہ آپ قرآن مجید اور تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو ایسے بے شمار واقعات قرآن مجید اور تاریخ اسلام میں ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجد میں حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا۔

فا ما تہ اللّٰہ مائتہ عام ثم بعثہ ط تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کردیا۔

قال کم لبثت ط قال لبثت یوما او بعض یوم فرمایا تو وہاں کتنا ٹھہرا۔ عرض کی دِن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم

قال بل لبثت مائۃ عامہ فرمایا نہیں تجھے سو برس گذر گئے۔

میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں اور بھائیوں! آپ غور فرمایئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو سو برس تک مردہ رکھا اور پھر اسے زندہ فرمادیا۔ عام بات تو یہی ہے کہ جو دنیا سے چلا جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا۔ مگر اللہ تعالیٰ عزوجل کبھی کبھار عبرت کیلئے ایسا کردیا کرتا ہے اور یہ معاملہ آج سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ جب سے کائنات کا ظہور رہوا، ہر دَور میں کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ پیش آتا رہتا ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہوکر اپنا حال سنادیا اور اس کے بعد دوبارہ مرگیا۔ مزید اس قسم کے واقعات شرح صدور علامہ جلال الدین سیوطی شافعی کی کتاب میں بھی آپ کو ملیں گے۔

اسی طرح حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **احوال القبور** اور حافظ ابن ابی الدنیا نے **من عاش بعد الموت** میں اس قسم کے واقعات نقل کیئے ہیں۔

دوسری عورت پر عذاب کا سبب 'زبان درازی'

دوسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنی زبان درازی سے اپنے شوہر کو تکلیف پہنچایا کرتی تھی۔ بعض عورتوں میں بلاشبہ یہ بُری خصلت پائی جاتی ہے کہ وہ بہت ہی منہ پھٹ، زبان دراز، بدگو اور بہت زیادہ زبان چلا کر اپنے شوہر کو تکلیف پہنچانے کی عادی ہوتی ہیں اور یہ بات مرد کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی زبان سے اپنی بیوی کو ناحق تکلیف پہنچائے، یا اس کو ستائے اور پریشان کرے۔ مرد کے لئے یہ بات باعث عذاب اور باعث وبال ہے لیکن اس حدیث میں یہ صفت خاص عورتوں کے متعلق بیان کی جارہی ہے کہ بات بات پر شوہر سے لڑنا اور بدتمیزی کرنا اور ایسی باتیں کرنا کہ جس سے شوہر کا دِل دکھے اس کو تکلیف اور ایذا پہنچے ایسی خواتین کے بارے میں یہ عذاب بتایا گیا ہے کہ وہ جہنم (دوزخ) میں زبان کے لٹکیں گی۔

زبان درازی سنگین گناہ ہے !

اگر انسان کسی کو ہاتھ سے مار دے یا کسی چیز سے مار دے، اس کو تکلیف زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتی ہے لیکن زبان سے بعض اوقات انسان ایک ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جو زندگی بھر انسان کو نہیں بھولتا، زبان گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے مگر اس کے گناہ بڑے سنگین ہیں۔ ان سنگین گناہوں میں سے ایک گناہ زبان درازی بھی ہے۔ یہ ایسا سنگین گناہ ہے کہ جو گھر کے سارے سکون کو برباد اور غارت کر دیتا ہے اور پھر زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے اگر اس کا سبب کسی خاتون کی زبان ہے تو اس کیلئے اس حدیث میں یہ عذاب اور وبال بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے خواتین کو اس بات کا خیال کرنا چاہئے کہ وہ اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالیں جس سے انکے شوہر کو تکلیف پہنچے ایسے ہی شوہروں کی یہ ذِمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ کہیں کہ جس سے بیوی کو تکلیف پہنچے۔ بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھیں اور زبان سے ایسی بات نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے باعث عذاب ہے اور گناہ ہے اور کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا حرام ہے اور جس طرح سے ہاتھ کے ذریعہ اور اشاروں اور کنایوں کے ذریعہ تکلیف پہنچانا گناہ ہے اس لئے اس بات کا بھی اہتمام کرنا چاہئے کہ زبان سے وہی بات نکلے جس سے دوسروں کا دِل خوش ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے جس کا مفہوم ہے کہ 'تم مجھے دو چیزوں کی ضمانت دو، اور میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، یعنی اپنی زبان کی اور اپنی شرمگاہ کی۔

تیسری عورت پر عذاب کا سبب 'نا جائز تعلقات'

تیسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہے اس کے بارے میں آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو شادی شدہ ہونے کے باؤ جود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی تھی۔ شریف اور باحیاء عورتیں تو اس کا تصوّر بھی نہیں کرسکتیں۔ اسی طرح شریف اور باحیاء مرد بھی اس بات کا تصوّر نہیں کر سکتے۔

بے حیائی کے سنگین نتائج

لیکن جس معاشرے میں حیاء کا خاتمہ ہو چکا ہو اور بے حیائی کا دَور دورہ ہو۔ اس میں اس بات کو کہاں عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ ایسے معاشرے میں اس کو فیشن کے طور پر اختیار کرلیا گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

الحیاء شعبة من الایمان ...... حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

یعنی دین اور ایمان کا ایک اہم شعبہ حیاء ہے یہ حیا ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بہت سے گناہوں سے بچالیتی ہے۔ چنانچہ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں ان سب میں حیا ایک پردہ ہے اور یہ ایک رکاوٹ بن جاتی ہے اسی حیاء کی وجہ سے انسان غیر محرم عورت کی طرف نظر نہیں اٹھا سکتا، کسی نامحرم کے پاس جانے اور اس کے پاس تنہائی میں بیٹھنے سے حیاء اس انسان کو روکے گی۔ اسی طرح اگر عورت حیاء دار ہے تو وہ حیاء اس کو نامحرم مرد کی طرف دیکھنے سے ضرور روکے گی اور حیاء ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے۔ خدانخواستہ اگر کسی جگہ پر کسی وقت اس حیا کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے۔

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں! حیاء اور نیک پارسا عورت کی شان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بیان فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں قیمتی ہیں لیکن سب سے زیادہ قیمتی شے اس دنیا میں پارسا عورت ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کی بارگاہ میں باحیاء اور پاک دامن عورت کا کیا مقام ہے۔ اس کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 'اخبار الاخیار' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط پڑ گیا۔ سب لوگوں نے دعا کی مگر بارش نہیں ہوئی۔ شیخ نظام الدین ابوالموئید علیہ الرحمت کی خدمت میں لوگوں نے دعا کے لئے عرض کی آپ نے اپنی والدہ بی بی سارہ علیہ الرحمۃ کے دامن کا دھاگہ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا! یا اللہ یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی۔ اس کے طفیل پانی برسادے۔ شیخ نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ بہت بڑے زور و شور کی بارش برسنے لگی۔

میری پیاری پیاری اور محترم اسلامی بہنوں! آپ غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کے دربار میں ان عورتوں کا کتنا بڑا مقام ہے جو باحیاء، نیک اور پارسا ہیں۔

چوتھی عورت پر عذاب کا سبب 'نماز کے ساتھ مذاق'

چوتھی عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور دونوں ہاتھ سَر سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'یہ وہ عورت ہے جو دُنیا میں جنابت اور حیض سے پاک صاف رہنے کا اہتمام نہیں کرتی تھی اور نماز کے ساتھ بڑی لاپرواہی کرتی بلکہ مذاق کا معاملہ کرتی تھی۔

غسلِ فرض میں تاخیر کی حد

مسئلہ یہ ہے کہ جب مرد اور عورت پر غسل فرض ہوجائے تو افضل یہ ہے کہ اس وقت غسل کرلیں اور اگر اس وقت غسل نہ کریں تو کم از کم استنجا کر کے وضو کرلیں اور پھر سوجائیں اور اگر یہ بھی نہ کرسکیں تو پھر آخری درجہ یہ ہے کہ صبح صادق ہونے پر جماعت سے اتنی دیر پہلے غسل کرلیں کہ مرد ہے تو اس کی نمازِ فجر باجماعت ادا ہوجائے اور اگر عورت ہے تو غسل سے فراغت کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے نمازِ فجر ادا کرے۔ یہ آخری درجہ ہے اس سے زیادہ تاخیر کرنے کی گنجائش نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوگیا اور پھر سورج نکلنے کے بعد اٹھا تو اس کے لئے عذاب اور وبال ہے۔ کیونکہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرے جس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز قضا ہوجائے ناجائز اور حرام ہے۔

نماز کا مذاق

اس عذاب کی تیسری وجہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ نماز کا مذاق اڑانا ہے اور نماز کو معمولی سمجھ کر اس کی طرف سے لاپرواہی کرنا ہے اس معاملہ میں ہمارے عام مردوں اور عورتوں کا تقریباً یکساں حال ہے۔ چنانچہ جتنے نوجوان ہیں عموماً ان کے اندر نماز کا اہتمام نہیں ہے نہ ہی لڑکیوں میں نہ ہی لڑکوں میں۔ اسی طرح آزاد عورتوں میں بھی نماز کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور اگر ان سے نماز کے بارے میں کہا جائے تو ایسے طریقے سے جواب دیا جاتا ہے کہ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں نماز کوئی ضروری کام نہیں ہے حالانکہ شادی ہو یا غمی، نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے آج کل تقریبات میں دیکھئے کہ ان میں کس طرح لڑکوں، لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کی نمازیں برباد ہوتی ہیں اور ایسی تقریبات درحقیقت وبال ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازِ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے......آمین۔

پانچویں خاتون پر عذاب کا سبب 'چُغلی'

پانچویں خاتون جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے اور سانپ، بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں اسکے بارے میں آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ یہ جو عورت تھی کہ جس کو جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ دونوں گناہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ اگر مردوں کے اندر بھی یہ گناہ فروغ پا جائیں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی اور ان پر بھی عذاب ہوگا۔

غیبت اور چغلی میں فرق

ایک گناہ ہے **غیبت** اور ایک گناہ ہے **چغلی**، یہ دونوں گناہ حرام ہیں۔ دونوں سے بچنا ضروری ہے لیکن ان دونوں میں فرق ہے۔
غیبت اسے کہتے ہیں کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی اس طرح برائی بیان کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس کو ناپسند کرے مثلاً کسی شخص میں عیب ہے اب ہم دوسروں کو جا کر بتا رہے ہیں کہ فلاں شخص میں یہ عیب ہے اس کا نام **غیبت** ہے لیکن اگر ہم کسی شخص کی برائی اس کے پیٹھ پیچھے اس نیت سے کریں کہ تا کہ دونوں میں لڑائی ہو، بدگمانی اور نا اتفاقی پیدا ہو، اس کو **چغلی** کہتے ہیں اور چغلی کا گناہ غیبت سے بڑھ کر ہے اس لئے کہ غیبت میں تو صرف دوسروں کی برائی مقصود ہے لیکن چغلی میں تو برائی کے علاوہ یہ بھی مقصود ہے کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو اور ان کے درمیان جو دوستی اور ہمدردی، محبت اور تعلق ہے وہ ختم ہو جائے مثلاً ساس نے بہو کی باتیں سسر کے سامنے یا اس کے شوہر کے سامنے کی، اب شوہر بیوی سے خفا ہو رہا ہے اور سسر بہو سے بھی بدگمان ہو رہا ہے یہ چغلی ہے اور حرام ہے۔
اور آج کل تو یہ مسئلہ عام ہے اور ہر گھر کا مسئلہ ہے ایک گھرانہ جو ساس بہو، سسر اور شوہر ان چار افراد پر مشتمل ہے لیکن چاروں ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں اس لئے کہ چاروں اس چغلی کی مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہر ایک دوسرے کی چغلی اور بدگمانی میں لگا ہوا ہے۔ اسکی وجہ سے گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا اور گھر کا سکون غارت ہو گیا اور آخرت میں بھی اس پر بڑا عذاب اور وبال ہے۔

ایک چغل خور کا واقعہ

ایک شخص نے بازار میں دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام بیچ رہا تھا اور یہ آواز بھی لگا رہا تھا کہ یہ بہت اچھا غلام ہے اس کے اندر اس کے علاوہ کوئی اور عیب نہیں ہے کہ یہ کبھی کبھی چغلی کھاتا ہے۔ کسی شخص نے یہ آواز سنی تو اس نے سوچا کہ اس میں تو کوئی عیب نہیں ہے اور چغلی کھانا تو عام بات ہے اس میں کیا خرابی ہے اس غلام کو خرید لینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے سوداگر سے وہ غلام خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا کچھ عرصے تک تو وہ غلام ٹھیک ٹھاک کام کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنا رنگ دکھانا شروع کیا۔ چونکہ چغل خوری کے اندر وہ ماہر تھا۔ اسلئے اس نے چغل خوری کے اندر اپنا کرتب دکھلایا اور سب سے پہلے وہ اپنی مالکہ کے پاس گیا اور اس سے جا کر کہا کہ

آپ کے شوہر جو میرے آقا ہیں وہ کسی اور عورت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے پاس آتے جاتے ہیں اور عنقریب وہ تجھے چھوڑ کر اس سے شادی کر لیں گے اور میں تیری خیر خواہی کے لئے بتا رہا ہوں، کسی اور کو یہ بات مت بتانا۔ یہ باتیں سن کر وہ بیوی بہت گھبرائی اور پریشان ہوئی۔ پھر خود غلام ہی نے اس کی پریشانی کا علاج بھی بتایا کہ مجھے ایک ترکیب آتی ہے تم اس پر عمل کر لو۔ وہ یہ کہ جب تمہارے شوہر سو جائیں تو تم استرے سے ان کی داڑھی کے ایک دو بال کاٹ کر اپنے پاس رکھ لینا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ پھر وہ ہمیشہ تمہارے ہی ہو کر رہیں گے۔ کبھی دوسری عورت کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گے عورت نے جواب دیا کہ یہ کیا مشکل کام ہے۔ یہ تو میں آج ہی کر لوں گی۔ خدانخواستہ کل کو کچھ اور ہو گیا تو پھر کیا ہوگا۔

اور اب وہ غلام آقا کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تمہاری بیوی کے دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات ہیں اور عنقریب وہ آپ کو خیر باد کہنے والی ہے اور اس نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ وہ آج رات آپ کو استرے سے ذبح کرے گی اگر آپ کو میری بات کا یقین نہ ہو تو آپ جھوٹ موٹ سو کر دیکھنا اور گلا نہ کٹ جائے تو مجھے بتانا۔ چنانچہ وہ آقا جا کر جھوٹ موٹ سو گیا اور اِدھر بیوی بھی اس انتظار میں تھی کہ کب ان کی آنکھ لگے تو میں پھر اپنا کام کروں۔ میاں کو نیند کہاں آتی۔ اسلئے اس نے مصنوئی خراٹے لینا شروع کر دیئے۔ اب بیوی کو یقین ہو گیا کہ میاں صاحب کو نیند آ گئی ہے فوراً استرا لے کر وہاں پہنچی اور ابھی ہلکا استرا داڑھی کے بالوں پر رکھا ہی تھا کہ آقا نے فوراً آنکھ کھول دی اور بیوی کو پکڑ کر کہا کہ اچھا تم مجھے ذبح کرنا چاہ رہی تھی۔ غصہ تو پہلے ہی آ رہا تھا اس آقا نے اسی استرے سے بیوی کو ذبح کر دیا۔ جب بیوی کے ماں باپ کو یہ پتہ چلا کہ شوہر نے ہماری بیٹی کو ذبح کر دیا ہے تو انہوں نے آ کر اسی استرے سے شوہر کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ اب شوہر کے خاندان والوں کو پتہ چلا تو وہ بھی آ گئے اور اب دونوں خاندانوں میں جھگڑا ہوا، اور بیسیوں لاشیں گر گئیں۔

گھر کے افراد میں چغلی

آپ نے دیکھا کہ اس غلام نے ذرا سی چغلی سے کس طریقے سے دونوں خاندان کو تباہ کر دیا اسی چغلی کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اب چاہے ہر جگہ چغلی قتل نہ کرائے مگر دِل تو پارہ پارہ ہو ہی جاتے ہیں۔ اب تک بہو اور ساس میں بڑی محبت تھی لیکن اب چغلی لگا کر دونوں کے دِل پھاڑ دیئے۔ اب تک سسر اپنی بہو کیساتھ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن ساس نے اسکے کان بھر بھر کر بہو کی طرف سے اس کا دل پھاڑ دیا۔ اب گھر کے اندر یہ حال ہو گیا کہ نہ بیٹے کے دل میں باپ کا احترام رہا اور نہ سسر کے دِل میں بہو کا احترام رہا اور نہ ہی بہو کے دِل میں ساس کی محبت رہی۔

اور یہ چغلی کرنا اور کان بھرنا جس طرح گھر کے افراد کے درمیان ہوتا ہے اسی طرح سے گھر سے باہر کے افراد میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً دوستوں میں رِشتہ داروں میں اہل تعلقات میں یہ چغلی کھائی جاتی ہے اور کسی کے صِرف بتانے پر پورا یقین کر لیتے ہیں کہ واقعتاً اس نے ایسا ہی کیا ہوگا جب کہ اس طرح سنی سنائی باتوں پر بلا تحقیق یقین کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بہر حال یہ چغلی اتنی بُری چیز ہے کہ اس سے ہر ممکن بہت زیادہ بچنا چاہئے۔

چھٹی عورت پر عذاب کا سبب ’حسد کرنا اور احسان جتلانا‘

چھٹی عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ کتے کی شکل میں ہے اور اس کے منہ میں آگ داخل ہو رہی ہے اور پاخانے کے راستے سے آگ باہر نکل رہی ہے اور فرشتے جہنم کے گرز (چابک) سے اسکی پٹائی کر رہے ہیں۔ اسکے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس عورت کو یہ عذاب دوگناہوں کیوجہ سے ہو رہا ہے، ایک حسد کی وجہ سے، دوسرے احسان جتلانے کی وجہ سے۔

حسد کا مطلب

حسد کے معنی ہیں کہ انسان دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دِل میں جلے اور یہ تمنا کرے کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے اور مجھے مل جائے اس کا نام حسد ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس عورت کو دَردناک عذاب ہو رہا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے۔

حسد کرنا

آج کل حسد کی بیماری بھی اتنی عام ہوگئی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو کھاتا، پیتا، پہنتا نہیں دیکھ سکتا ہے۔

حسد مردوں میں بھی پایا جاتا ہے اور عورتوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کے بہت اچھے کپڑے دیکھے تو دل میں حسد پیدا ہو رہا ہے کسی کا اچھا گھر دیکھا تو حسد پیدا ہو رہا ہے کسی کو دیکھا کہ اس کی بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے تو اس پر حسد ہو رہا ہے۔ کسی کے منصب اور عہدہ پر کسی کی خوبصورتی پر کسی کے مال داری سے کسی کی صحت مندی سے اور کسی کے حسن و جمال سے، کسی کے مال و منال کسی کے اہل و عیال سے...... غرض یہ کہ جتنی نعمتیں دوسروں کو حاصل ہیں ان کو دیکھ دیکھ کر حسد پیدا ہو رہا ہے۔

احسان جتلانے کا مطلب

احسان جتلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا لیکن ہمارا جب موقع آیا کہ ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی کرے اور احسان کرے ہمارے ساتھ تعاون کرے اس وقت اس شخص نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو اب فوراً یہ احسان جتلا دیتے ہیں کہ تمہاری مصیبت پر ضرورت پر تو ہم نے تمہاری بڑی خدمت کی اور بہت کام آئے لیکن ہمارے موقع پر تم نے طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں یہ ہے احسان جتلانا...... یہ بات خواتین میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بیماری کے موقع پر انہوں نے خدمت کردی اور ان ضرورت پر دوسری نے خدمت نہ کی۔ تو اب وہ عورت سارے خاندان کے درمیان میں (اجتماع میں) ڈھونڈرا پیٹے گی جو بھی اس کے پاس آئے گا اس کے سامنے یہ جتلائیں گی کہ ہم نے اس کے ساتھ فلاں خیر خواہی کی، مدد کی اور ایسا کیا اور آج جب ہمارا موقع رہا تو اس نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا...... اس لئے مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ جس کی کوئی خدمت کریں وہ محض اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رِضا کیلئے کریں اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین سے ہی اس کے اجر کی اُمّید رکھیں اور جب کسی سے کوئی خدمت اور بدلے کی اُمّید نہ ہوگی تو پھر وہ شکوا اور گلا دل میں پیدا ہی نہ ہوگا۔ گھر کے اندر بھی اس کی عادت رہے اور گھر کے باہر دوستوں میں بھی اس کی عادت رہے کہ جو کچھ بھی کرنا صرف اللہ ہی کیلئے کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ہی ثواب کی امید رکھیں۔ دوست واحباب اور رِشتہ داروں سے بدلہ کی کوئی امید نہ رکھیں۔ اگر وہ کریں تو ان کا احسان سمجھیں اور اگر نہ کریں تو اللہ ہی پر نظر رکھیں۔ بس اس عمل سے اِن شاءَ اللہ تعالیٰ دِل میں پریشانی اور تکلیف پیدا نہیں ہوگی۔

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنوں! یہ چھ گناہ گار خواتین کا ذِکر آپ نے پڑھ لیا ہے اور سن بھی لیا ہے لہٰذا ان تمام گناہوں سے تمام خواتین وحضرات کو بچنا چاہیئے تاکہ ہم جہنم کے دردناک اور ہولناک عذاب سے بچ سکیں۔ باقی اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین اور غفور الرحیم سے دعا ہے کہ ان گناہوں سے ہم سب کو چائے اور ان سے بچنے کی اللہ ربّ العزّت توفیق بخشے...... آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین!

بے پردگی کی سخت سزا

اندر وہ عورت اپنے آپ کو چادر میں چھپائے بیٹھی تھی جب یہ لوگ اندر پہنچے تو اس عورت نے سب سے پہلا اپنا سر کھولا، ان لوگوں نے دیکھا کہ اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے۔ وہ بالکل خالی کھوپڑی ہے نہ اس پر بال ہیں اور نہ ہی کھال ہے۔ صِرف خالی ہڈی ہڈی ہے لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تیرے بال کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ جب میں زِندہ تھی تو میں گھر سے ننگے سر باہر نکلا کرتی تھی۔ پھر مرنے کے بعد میں قبر میں لائی گئی تو فرشتوں نے میرا ایک ایک بال نوچا اور اس نوچنے کے بعد نتیجے میں بال کے ساتھ کھال بھی نکل گئی اب میرے سر پر نہ بال ہیں اور نہ ہی کھال ہے۔

نامحرم کے سامنے زِینت ظاھر کرنے کی سزا

اسکے بعد اس عورت نے اپنا منہ کھولا۔ جب لوگوں نے اس کا منہ دیکھا تو وہ اتنا خوفناک ہو چکا تھا کہ سوائے دانتوں کے کچھ نظر نہ آیا نہ ہی اوپر کا ہونٹ موجود تھا اور نہ ہی نیچے کا ہونٹ موجود تھا۔ بلکہ بتیس کے بتیس دانت ہی سامنے جڑے ہوئے نظر آرہے تھے سوچئے اگر کسی انسان کے صرف دانت نظر آئیں تو کتنا ڈر معلوم ہوتا ہے اب ان لوگوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تیرے ہونٹ کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا، میں فیشن کے طور پر چہرہ کھول کر نامحرم لوگوں (مردوں) کے سامنے جایا کرتی تھی۔ اس کی سزا میں میرے ہونٹ کاٹ لئے گئے اس لئے اب میرے چہرے پر ہونٹ نہیں ہیں!

ناخن پاش پر عذاب

اس کے بعد اس عورت نے اپنے ہاتھ اور پیر (پاؤں) کی اُنگلیاں کھولیں کہ اس کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں میں ایک ناخن بھی نہیں تمام انگلیوں کے ناخن غائب تھے۔ اس سے پوچھا، تیرے ناخن گئے؟ اس عورت نے جواب دیا، ناخن پالش لگانے کی وجہ سے میرا ایک ایک ناخن کھینچ لیا گیا۔ چونکہ یہ سارے کام کر کے گھر سے باہر نکلا کرتی تھی اس لئے جیسے ہی مرنے کے بعد قبر میں پہنچی تو میرے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اور مجھے یہ سزا ملی کہ...... میرے سر کے بال بھی نوچ لئے گئے...... میرے ہونٹ بھی کاٹ دیئے گئے...... میرے ناخن بھی کھینچ لئے گئے۔ اتنی باتیں کرنے کے بعد وہ بے ہوش ہوگئی اور مردہ ہوگئی۔ جیسے لاش ہوتی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے دوبارہ اس کو قبرستان پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عبرت دکھانی مقصود تھی کہ دیکھو! اس عورت کا کیا انجام ہوا؟ اور اس کو کتنا ہولناک عذاب دیا گیا ہے۔

بے پردہ خواتین اس واقعہ سے عبرت لیں اور گناہوں سے دِل سے توبہ کر لیں بے پردگی سے بچنے اور بچانے کیلئے امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری صاحب کا رِسالہ **زخمی سانپ** کا ضرور مطالعہ کریں۔